صحیح بخاری کے مجہول راوی اور باطل حدیث ظہیر امن پوری اور ابو یحیی نورپوری کی جہالت و منافقت

تحفظ عقائد تشیع ٹیم

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

صحیح بخاری کے مجہول راوی اور باطل حدیث ظہیر امن پوری اور ابو یحیی نورپوری کی جہالت و منافقت

بقلم : سید ابو ہشام نجفی ۔

ترتیب: علی ناصر

نشر و اشاعت: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

سند کے پجاری ناصبیوں کی یہ عادت ہے کہ ہر اس روایت کو رد کرتے ہیں جو اسلام کے صحیح مفہوم کی ترجمان ہوتی ہے اور ہر باطل و خلاف عقل روایت کو دین سمجھتے ہیں جو ان کی خواہشات نفس کے موافق ہوتی ہے، چنانچہ غلام مصطفے ظہیر امن پوری منافق احناف کی رد میں اپنے مضمون میں لکھتا:

سند دین ہے۔یہ اسلام کی حقانیت و صداقت پر قوی اور یقینی دلیل ہے۔یہ اہل الحدیث کی کرامت ہے جس کے ذریعے دینِ اسلام کو کج رووں ، کور چشموں اور بدباطنوں کی ہرزہ سرائی سے بچایا گیا ہے۔یہ وہ نمایاں امتیاز ہے جس کے بغیر قرآن و حدیث تک رسائی ممکن نہیں۔یہ اہل حق کی وہ خصوصیت ہے جس کے باعث دینِ حق محفوظ ہے۔یہ مومنوں پر اللہ تعالیٰ کی بے غایت نعمت کی علامت ہے۔

اہل باطل ہر دور میں اس نعمت سے محروم رہے ہیں۔ان کی کتابیں اس سے خالی ہیں۔ وہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغیر کسی سند اور حوالے کے قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ائمہ محدثین کے باغیوں کے پاس سند کا علم کہاں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے دینِ اسلام سے یوں دشمنی کی کہ طائفہ منصورہ کے مقابلے میں ایک ایسے انسان کو لا کھڑا کیا جو حدیث ، اصولِ

حدیث اور سند کے علم سے عاری تھا۔ اس کے جاہل اور نالائق پیروکاروں نے حق کے دلائل کو دیکھنے کے بعد یہ نعرہ بلند کیا کہ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيدُ إِمَامِنَا (ہم پر تو اپنے امام کی تقلید واجب ہے) ۔ یہ محدثین کرام کی جہود، ان کے منہج و عقیدے اور ان کے فہم و عمل کے خلاف بہت بڑی سازش تھی۔ محدثین کے اصولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ ان کے مقابلے میں نئے اصول گھڑ کر متعارف کرائے گئے۔ ایسے لوگوں کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ محدثین کرام اور ائمہ عظام کی کتابوں سے دلائل پیش کریں؟ ان بے چاروں کو کیا علم کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ضعیف؟

پھر ابن حجر کا قول نقل کرتا ہے:

مُدَارُ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَلَى الِاتِّصَالِ وَإِتْقَانِ الرِّجَالِ وَعَدَمِ الْعِلَلِ.

"حدیث کے صحیح ہونے کا دارو مدار سند کے اتصال ، راویوں کے اتقان اور مخفی علتوں کے معدوم ہونے پر ہوتاہے۔"

(ہدی الساري في مقدمة فتح الباري، ص : 11)

ماہنامہ السنہ، شمارہ نمبر 68-67

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/sanad-deen-hai-ghulaam-mustafa/

ابو یحیی نورپوری منافق اپنے ایک مضمون بنام(سند دین ہے) میں سند کے متعلق ائمہ نواصب کے اقوال نقل کئے ہیں لکھتا ہے:

سند دین ہے:

دینِ اسلام کا دارومدار اورانحصار سند پر ہے ، سندہی حدیث ِرسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا واحد طریقہ ہے ، نیز سند احکام ِ شرعی کی معرفت کا واحد ذریعہ ہے ۔ سند امت ِ محمدیہ کا خاصہ ہے ، اہلحدیث اس کے وارث اور محافظ ہیں ۔

اہل باطل ہمیشہ سند سے دور رہے ہیں ، ان کی کتابیں اس سے خالی ہیں ، ان سے سند کا مطالبہ بجلی بن کر گرتا ہے ، لہذا جب بھی کوئی بدعتی اورملحد آپ کوکوئی روایت پیش کرے توآپ فوراً اس سے معتبر کتب ِ حدیث سے سند ، نیز راویوں کی توثیق وعدالت ، اتصالِ سند ، تدلیس اور اختلاط سے سند کے خالی

ہونے کا مطالبہ کریں ، وہ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ کا صحیح مصداق بن جائے گا ۔

سند اور محدثین:

امام یزید بن زریع رحمہ اللہ (م ۱۸۲ ھ) فرماتے ہیں : لکلّ دین فرسان وفرسان هذا الدّین أصحاب الأسانید ۔ "ہر دین کے شہسوار ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار سندوں والے لوگ ہیں ۔"(المدخل للحاکم : ۱۲، شرف اصحاب الحدیث للخطیب : ۸۲، وسندہ، حسنٌ)

اس قول کی تشریح کرتے ہوئے امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (م۳۵٤ھ) لکھتے ہیں:

فرسان هذا العلم الّذين حفظوا على المسلمين الدّين ، وهدوهم الى الصّراط المستقيم ، الّذين أكثروا قطع المفاوز والقفار ، على التّنعّم فى الدّيار والأوطان فى طلب السّنن فى الأمصار ، وجمعها بالوجل والأسفار ، والدّوران فى جميع الأفطار، حتّى انّ أحدهم ليرحل فى الحديث الواحد الفراسخ البعيدة ، وفى الكلمة الواحدة الأيام الكثيرة ، لئلّا يدخل مضلّ فى السّنن شيأا يضلّ به ، وان فعل فهم الذّابّون عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ذٰلک الكذب ، والقائمون بنصرة الدّين

"اس علم کے شہسوار وہ لوگ ہیں ، جنہوں نے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کیا اور ان کی رہنمائی صراطِ مستقیم کی طرف کی ، وہ لوگ جنہوں نے نازونعمت اور اپنے علاقوں میں رہنے پراحادیث ِرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب میں صحراوبیاباں طے کرکے دور دراز کے شہروں میں جانے کو ترجیح دی ، انہوں نے خوف وسفر اور تمام اطراف واکناف میں گھوم کر یہ کام کیا، حتیٰ کہ ان میں سے کوئی ایک حدیث کی خاطر کئی کئی فرسخ اور ایک ہی کلمہ کی خاطر کئی کئی دن سفر کرتا ، تاکہ کوئی گمراہ کن شخص احادیث میں ایسی چیز داخل نہ کردے ، جس کے ذریعے وہ لوگوں کو گمراہ کرے ۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو انہی لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جھوٹ کو دُور کیا ، یہی لوگ دین کی نصرت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔" (المجروحین لابن حبان : ۱/۲۷)

امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۰۴ھ) فرماتے ہیں : مثل الّذی یطلب العلم بلا حجّة ، مثل حاطب لیل ، یحمل حزمة حطب فیها أفعیٰ ، یلدغه وهو لا یدری -

"جو شخص بغیر دلیل (سند) کے علم حاصل کرتا ہے ، وہ رات کو لکڑیاں اکٹھی

کرنے والے کی طرح ہے کہ وہ لکڑیوں کا وہ گٹھا جمع کرتا ہے ، جس میں اژدھا ہوتا ہے ، اسے معلوم ہی نہیں ہوتاکہ وہ اس کو ڈنگ دیتا ہے ۔"(المدخل للحاکم : ٤ ، وسندہ، حسنٌ)

امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ (م ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں : انّ هذا الحديث دين ، فانظروا عمّن تأخذوه ۔ "یہ حدیث دین ہے ، لہٰذا تم دیکھو کہ کس سے دین لے رہے ہو۔"

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ۲/۱۵، وسندہ، صحیحٌ)

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں : الاسناد من الدّين ، ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء ۔ "سند دین ہے ، اگر سند نہ ہوتی تو ہر کہنے والا ، جو اس کے جی میں آتا ، کہہ دیتا ۔"(مقدمۃ صحیح مسلم : ۱/۹ ، رقم : ۳۲، وسندہ، صحیحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (م ٤۰۵ھ) فرماتے ہیں : لولا الاسناد وطلب هذه الطّائفة له، وكثرة مواظبتهم على حفظه ، لدرس منار الاسلام ، ولتمكّن أهل الالحاد والبدع فيه بوضع الحديث ، وقلب الأسانيد ، فانّ الأخبار اذا تعرّت عن وجود الأسانيد فيها كانت بُترا --

"اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کا یہ گروہ اس کو حاصل نہ کرتا اور اس کی حفاظت پر تسلسل نہ رکھتا تو اسلام کا مینار منہدم ہوجاتا اور ملحد وبدعتی لوگ حدیث کو گھڑنے اور سندوں کو بدلنے پر قادر ہوجاتے ۔احادیث جب سندوں کی وجود سے عاری ہوجائیں تو وہ ادھوری اور بے فیض ہوجاتی ہیں ۔"(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم : ص ٦)

السنہ، شمارہ نمبر 67-68

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/sanad-/deen-hy

https://www.tohed.com/%D8%B3%D9%86%D8%AF-%D8%AF%DB%8C%D9%86-%DB%81%/DB%92

https://www.facebook.com/113269633718147/photos/a.119857033059407/159969969048113/?type=3

ملاحظہ فرمایا یہ سند کے پجاری سند کو دین سمجھتے ہیں مگر جب بات اپنے من موافق باطل روایت کو قبول کرنے کی ہو تو پھر تمام اصول بالائے طاق رکھ

دیے جاتے ہیں ان ہی باطل روایات میں سے ایک روایت بخاری کی ہے جس کی سند میں مجہول راوی ہیں جنکی وثاقت تو بہت دور نام بھی معلوم نہیں اور اس روایت کی متابعت بھی نہیں ہوتی:

3642 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ»، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، کہا ہم سے شبیب بن غرقدہ نے بیان کیا کہ `میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے)جو ابوالجعد کے بیٹے اور صحابی تھے (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا

فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا۔ سفیان نے کہا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ سے۔ حسن بن عمارہ نے کہا کہ شبیب نے یہ حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے یہ حدیث خود عروہ سے نہیں سنی تھی۔ البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔

صحيح البخاري،كِتَاب الْمَنَاقِبِ،28 بَابٌ ،حديث 3642

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-29337.html

سوال:عروہ سے روایت کو سننے والے کون لوگ تھے کیا ناصبیوں کو ان کے اسماء کا علم ہے؟